حب رسول

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ امابعد۔فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ. صدق الله العظيم

ساری تعریف وتوصیف اللہ بزرگ وبرتر کے لئے سزاوار ہے اور ہزاروں درود وسلام ہوں انبیاء اکرام علیہم السلام پر، خاص طور پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کے ذریعہ سے ہمیں ایمان کی بے بہا دولت حاصل ہوئی ہے۔ برادران اسلام' یہ اللہ تعالیٰ کا انتہائی فضل وکرم اور اس کا احسان ہے کہ ہمیں اس نے اہل ایمان بنایا اور ہم ایمان کی روشنی میں اپنی زندگی گزار رہے ہیں اور ہم میں سے ہر ایک کی تمنا اور آرزو یہی ہے کہ ایمان پر ہی ہمارا خاتمہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس پاکیزہ آروز کو پورا فرمائے۔آمین

اللہ تعالی نے قرآن پاک میں ایمان والوں کی ایک خاص خصوصیت اور کیفیت بیان کی ہے ۔ اور وہ یہ ہے کہ اہل ایمان اللہ سے شدید محبت رکھتے ہیں: والذین آمنوا اَشَدُّ حُبَّ اللّٰہ

سامعین محترم! ایمان دراصل انتہائی گہرے یقین کو کہتے ہیں جو کسی بھی شک وشبہ سے بالاتر ہوتا ہے۔ اور جب ہم خدا پر ایمان کی بات کہتے ہیں تو یہ ایک غیر معمولی بات ہوتی ہے' اس میں گہرے یقین کے ساتھ ایک بے تابانہ جذبہ اور وارفتگی کی ایک کیفیت بھی شامل ہوجاتی ہے۔ اور یہ ایمان ایک معنوی چیز ہے جسے دیکھا نہیں جاسکتا۔ البتہ انسان کے عمل اور کردار سے اس کا اظہار ضرور ہوتا ہے جسے ہم ایمان کے عملی مظاہر کہہ سکتے ہیں۔ تو جب ایمان ایک معنوی چیز ہے جسے ہم دیکھ نہیں سکتے تو پھر ہمیں یہ اطمینان کیسے ہو کہ ہم واقعی اللہ سے شدید محبت رکھتے ہیں یا یہ محض ایک خیال اور مفروضہ ہے۔

برادران اسلام! اللہ نے اس معاملہ میں بھی ہماری رہنمائی فرمائی ہے اور ہم کو اندھیرے میں نہیں رکھا۔ خدا نے ہم کو ایک ایسی کسوٹی بتادی ہے جس کی مدد سے ہم نہایت آسانی کے ساتھ معلوم کرسکتے ہیں کہ ہم خدا سے محبت میں کس قدر سچے ہیں۔ خدا سے محبت کی کسوٹی اتباع رسول ہے۔ خدا سے محبت کا دعوی یقیناً سچا ہے۔ اگر میری اور آپ کی زندگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں گزر رہی ہو۔ اللہ کا ارشاد ہے۔

إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللّهَ فَاتَّبِعُونِي ''اگر تم واقعی خدا سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو''

اس ارشاد کا صاف مطلب یہ ہے کہ خدا سے محبت کے دعوے میں وہی لوگ سچے ہیں جو رسولؐ کی پیروی میں زندگی گزر رہے ہیں اور جن کی زندگیاں اتباع رسولؐ سے محروم ہیں وہ اپنے دعوے محبت کو اپنے عمل سے جھٹلا رہے ہیں۔

محبت کے جواب میں محبت ہی ملتی ہے' آپ خدا سے محبت کریں گے تو وہ بھی آپ سے محبت کرے گا اور آپ کے گناہوں پر مغفرت کا پردہ ڈال دے گا۔ شرط یہ ہے کہ آپ کی محبت سچی محبت ہو اور آپ زندگی کے ہر میدان میں رسولؐ کی کامل پیروی کرکے اپنی محبت کا ثبوت فراہم کردیں۔

مومن کی اس سے بڑی سعادت اور کیا ہوگی کہ خدا اس سے محبت کرے اور اس کو گناہ کی آلائشوں سے پاک کرکے اس کی مغفرت فرمادے۔ خدا کا ارشاد ہے:

يُحْبِبْكُمُ اللّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ''تو اللہ تم سے محبت کرنے لگے گا اور تمہارے گناہوں کی مغفرت فرمادے گا''

بے شک سنت رسولؐ کی پیروی بندے کو خدا کا محبوب بنادیتی ہے اور خدا ایسے بندے کو گناہوں سے پاک صاف کردیتا ہے' مگر رسولؐ کی پیروی وہی شخص کرسکتا ہے جو رسولؐ سے والہانہ محبت رکھتا ہو۔ رسولؐ سے سچی محبت کے بغیر آپؐ کی سنت پر چلنا محال ہے اسی لئے خدا کی کتاب نے محبت رسولؐ کو ایمان کی بنیاد قرار دیا ہے۔ قرآن کا ارشاد ہے: **اَلنَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ** . ''ایمان والوں کے لئے خدا کے رسولؐ ان کی اپنی جانوں سے بھی مقدم ہیں''

ایک مجلس میں نبیؐ یہی حقیت ذہن نشین کررا ہے تھے۔

آپؐ نے فرمایا:

لا یومنُ اَحَدَکُم حتّٰی اَ کونَ اَحبَّ اِلَیہِ من وَّ الِدِہ ووَلَدِہ والنَّاسِ اَجْمعِین

''تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے لئے اس کے باپ سے اس کی اولاد سے اور سارے ہی لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاوں''

اس مجلس میں خلیفہ ثانی فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جیسے صحابی بھی موجود تھے' کہنے لگے یارسولؐ اللہ! آپؐ مجھے والدین سے بھی زیادہ عزیز ہیں' اولاد سے بھی زیادہ عزیز ہیں مگر اپنی جان سے زیادہ عزیز نہیں ہیں۔ آپؐ نے فرمایا ''عمر! ابھی تمہارے ایمان کی تکمیل نہیں ہوئی'' اور پھر اس محبت میں فاروق اعظمؓ نے کیا مقام حاصل کیا اس کی ایک جھلک آپ اس ایمان افروز واقعہ میں دیکھئے۔ خدا کے رسولؐ دنیا سے رخصت ہوچکے ہیں' فاروق اعظمؓ محبت رسولؐ میں مدہوش' ننگی تلوار لئے کھڑے ہیں اور کہہ رہے ہیں ''جو شخص یہ کہے گا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوگیا ہے' میں اس کا سر قلم کردوں گا۔ حضورؐ اپنے رب سے ملنے گئے ہیں اور پھر واپس تشریف لائیں گے''۔

صحابہ کرامؓ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کس قدر والہانہ محبت رکھتے تھے اس کی ہلکی سی جھلک آپ اس واقعہ میں دیکھئے جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جواں سال صحابی حضرت انسؓ نے بیان کیا ہے۔

''صحرا کے خیمہ میں رہنے والے ایک اعرابی حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا ''یارسول اللہؐ! قیامت کب آئے گی؟'' اتنی دیر میں نماز کے لئے اقامت ہوگئی اور آپؐ نماز پڑھانے کھڑے ہوگئے۔ نماز کے بعد اعرابی کو بلایا اور پوچھا ''کہو تم نے قیامت کے لئے کیا تیار کرر رکھی ہے؟'' اعرابی نے سادگی سے کہا ''یارسول اللہؐ! میں نے نماز روزوں میں کوئی غیر معمولی سرگرمی تو نہیں دکھائی ہے البتہ مجھے خدا اور اس کے رسولؐ سے محبت ہے'' اس کے جواب میں حضورؐ نے فرمایا''۔

المرءُ مَعَ من اَحبَّ ''آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے اسے محبت ہے''

حصرت انسؓ کا بیان ہے ''یہ خوش خبری سن کر صحابہ کرامؓ اس قدر خوش ہوئے کہ اسلام لانے کے بعد میں نے ان کو اس قدر خوش کبھی نہیں دیکھا تھا''۔

رسولؐ کی والہانہ محبت ہی آدمی کو اتباع شریعت کے لئے آمادہ کرتی ہے اور وہ شخص اتباع رسولؐ میں دو قدم بھی نہیں چل سکتا' جس کا دل محبت رسولؐ سے خالی ہے اور یہ حقیقت بھی ذہن نشین رہنا چاہئے کہ اسلام میں محبت رسولؐ کے کسی ایسے تصور کی قطعاً گنجائش نہیں ہے جو سنّت سے بے نیازی یا بے زاری کے ساتھ ہو' سنت رسولؐ سے انحراف کے ساتھ عشق رسول کا دعوی گمراہ کن فریب ہے۔ اتباع سنت پر آمادہ کرنے والی چیز رسولؐ کی محبت ہے اور سنت سے محبت ہی دراصل رسولؐ سے محبت ہے۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا ہے' میری سنت کو چاہنے والے ہی دراصل میرے چاہنے والے ہیں۔

من احبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی

''جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی''

غفلت' لاپرواہی' سہل انگاری اور جذبات نفس سے مغلوب ہوکر کبھی آدمی کوتاہی کرتا ہے اور کرسکتا ہے۔ اور یہ کوتاہی محبت رسولؐ سے محرومی کی دلیل نہیں ہے۔ لیکن یہ تصور واطمینان کہ سنت سے مسلسل انحراف اور بیزاری کرتے ہوئے بھی آدمی عاشق رسولؐ ہے بدترین خود فریبی ہے۔

رسولؐ اللہ سے آپ کی محبت کا کیا حال ہے اس کا جائزہ ضرور لیجئے لیکن خواہ مخواہ اپنے سے بدگمانی اور مایوسی بھی صحیح نہیں ہے کہ آپ اپنی سستی اور کوتاہ کاری پر دھیان ہی نہ دیں اور اطمینان کی سانس لیتے رہیں۔

آپ نے کبھی غور کیا کہ شب و روز میں کتنی بار آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد تڑپاتی ہے اور کتنی بار بے اختیار آپ کی زبان پر درود وسلام کے کلمات آجاتے ہیں، نماز میں بے شک آپ درود پڑھتے ہیں اور دن رات کی نمازوں میں کئی بار پڑھتے ہیں۔ لیکن اس کے علاوہ کبھی حضورؐ کے بے پایاں احسانات کو یاد کر کے جذبات عقیدت و محبت سے بے تاب ہو کر بھی درود وسلام کے نذرانے آپ نے پیش کیئے؟ کبھی یہ سوچ کر بھی آپ کی آنکھیں بھیگ گئیں کہ رسولؐ اللہ نے آپ کی خاطر جو لرزہ خیز دکھ اٹھائے ہیں، آپ اس کا کوئی بدل نہیں دے سکتے؟ کبھی آپ نے جاں نثاری اور فدا کاری کے جذبات سے سرشار ہو کر خدا سے یہ التجائیں کی ہیں کہ پروردگار! تیرے حبیبؐ نے ہماری خاطر جس اضطراب اور غم میں اپنی راتیں گزاری ہیں اور جن ہولناک مصائب میں اپنے دن بتائے ہیں اس کوئی بدلہ ہم نہیں دے سکتے پروردگار! تو ہی ان پر اپنی خاص رحمتیں نازل فرما اور انہیں اپنے تقرب کے وہ بلند درجات عطا فرما جن کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔

آپ کے دل میں کبھی یہ خواہش ابھری ہے کہ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار ہو اور آپ انؐ کی زیارت سے اپنی آنکھیں روشن کریں، کیا آپ کبھی انؐ کو دیکھنے کے لئے تڑپے ہیں، کیا آپ کبھی اس تصور کے ساتھ سوئے ہیں کہ خواب میں آپ کو رسول کی زیارت نصیب ہو، زیارت رسولؐ کے لئے آپ نے کبھی کسی سے کوئی تدبیر پوچھی ہے، کیا کبھی اس کی خاطر آپ نے درود وسلام کی کثرت کا اہتمام کیا ہے؟

ایک بار حضرت مولانا محمد علی مونگیریؒ نے حضرت فضل رحمٰن گنج مراد آبادیؒ سے سوال کیا کہ "کوئی خاص درود شریف بتایئے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہو" فرمایا کوئی خاص دورد تو نہیں ہے بس خلوص پیدا کرنے کی ضرورت ہے" پھر کچھ تامل کے بعد فرمایا "حضرت سید حسینؒ واس دوردکا عمل کارگر ہوا"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ

"اے اللہ! رحمت نازل فرما محمدؐ پر اور ان کی آل پر ان تمام چیزوں کی تعداد کے بقدر جو تیرے علم میں ہیں"

کبھی آپ کو اس غم نے بھی تڑپایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین آج مغلوب و مظلوم ہے۔ آپؐ کی شریعت زندگی کے ہر میدان سے بے دخل ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خون سے جس باغ کو سینچا تھا، آج وہ اجڑ رہا ہے۔ جس دین کو قائم کرنے کے لئے آپؐ نے مکّے کی گلیوں، طائف کے بازاروں اور بدر و احد کے میدانوں میں طرح طرح کی اذیتیں برداشت کی تھیں، آج وہ دین مٹایا جا رہا ہے۔ کیا یہ سوچ کر واقعی آپ کی بے چینی بڑھ جاتی ہے اور آپ اس عزم کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوتے ہیں کہ اپنا سب کچھ آپ اس راہ میں قربان کر کے ہی خدا کے حضور پہنچیں گے۔ رسولؐ سے گہرے تعلق کے بغیر آپؐ کی اتباع ناممکن ہے اور نہ ایسی اتباع مطلوب ہے۔ خدا کی محبت کے لئے جس اتباع رسولؐ کو کسوٹی بتایا گیا ہے وہی اتباع ہے جو دلی عقیدت و محبت کے ساتھ کی جائے گی اور اللہ کے رسول کی اتباع میں ہی ہماری دنیا و آخرت کی کامیابی کا دارومدار ہے۔ بقول شاعر

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں

یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں۔

محمدؐ سے محبت دین حق کی شرط اول ہے

اسی میں ہو گر خامی تو پھر سب کچھ نامکمل ہے

اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں آپؐ کی سچی محبت عطا کرے اور آپؐ کی اتباع کے ذریعہ محبت کے اظہار کے توفیق عطا کرے۔ آمین۔ وآخر الدعوان ان الحمد للہ رب العالمین